

## 312620- حلق اور منہ کے اندر وہی سے کی فتحانے کرام کے ہاں حد بندی، اور کیا حلق کے کوئے تک پانی پہنچنے سے روزہ ٹوٹ جاتے گا؟

سوال

میں روزے کی حالت میں اپنا منہ دھورہاتھا، اور عام طور پر جب میں کلی کرتا ہوں تو پانی کوئے تک نہیں پہنچتا، یعنی یہ عام طور پر ایسے ہوتا ہے، مطلب یہ ہے کہ جسمور کے موقف کے مطابق مجھ پر قضا لازم نہیں آتی؛ اور چونکہ میں عمدًا ایسا نہیں کرتا، لیکن پھر بھی مالکی فتنی مذہب کے مطابق مجھ پر قضا لازم آتی ہے، چاہے میں عمدًا ایسا نہیں کرتا۔ میرا ایک اور سوال ہے کہ نیز میں اس سوال کی وجہ سے حریت میں بھی ہوں کہ جس وقت میں روزے کی حالت میں غرغرے کے بارے میں حکم تلاش کرتا ہوں تو مجھے اس کا حکم یہ ملتا ہے کہ اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا لیکن مکروہ عمل ہے، تو میں اپنے آپ سے پوچھنے لکھا ہوں کہ جو کچھ میرے ساتھ ہوتا ہے کہ جہاں میرے منہ کو دھوتے وقت پانی پہنچتا ہے اسی جگہ تک پانی غرغرے کے دوران پہنچتا ہے، تو سوال یہ ہے کہ کوئی یعنی منہ کے آخر میں لٹکا ہو اگوشت بھی حلق میں شمار ہو گا؟ کیونکہ غرغرے کی حالت میں وہاں تک پانی لازماً پہنچتا ہے، تو کیا وہ بھی حلق میں شامل ہے؟

پسندیدہ جواب

اول:

حلق تک پانی پہنچنے سے روزہ فاسد ہو جاتا ہے، البتہ اگر غیر ارادی طور پر پانی حلق تک پہنچ جائے تو روزہ فاسد نہیں ہو گا، مثلاً: کلی کر رہا تھا، یا ناک میں پانی چڑھا رہا تھا تو پانی حلق تک پہنچ گیا، ایسی صورت میں روزہ فاسد نہیں ہو گا، چاہے اس نے کلی اور ناک میں پانی چڑھانے میں مبالغہ بھی کیا ہو۔

جیسے کہ "شرح مختصر الارادات" (483/1) میں ہے کہ:

"کلی کرے یا ناک میں پانی چڑھاتے، اور غیر ارادی طور پر پانی حلق تک پہنچ جائے، یا کلی کے بعد منہ میں باقی نجج جانے والے پانی کے قطروں کو نگل لے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہو گا، چاہے اس نے کلی اور ناک میں پانی چڑھاتے ہوئے مبالغہ کیا ہو یا تین بارے زیادہ یہ عمل دھرا یا ہو، یا پھر کسی نجاست یا قابلِ مختاری چیزوں غیرہ کے لئے کلی کی وجہ سے یہ عمل زیادہ بار دھرا یا ہو، تو توب بھی روزہ فاسد نہیں ہو گا؛ کیونکہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ جس وقت انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے روزے دار کے بوسر لینے کے بارے میں پوچھا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم مجبہ بتلاو کہ اگر تم کسی برتن سے کلی کرو اور تمہارا روزہ ہو تو؟) عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں نے کہا: اس میں کوئی حرج نہیں ہے، تو اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اس میں بھی کوئی حرج نہیں !!))

نیز یہ بھی ہے کہ غیر ارادی طور پر حلق تک پہنچنے کی وجہ سے یہ پانی گرد و غبار کا حکم بھی رکھتا ہے۔

امام [احمد] نے بلا مقصد، یا پانی ضائع کرنے کے لیے کلی کرنا یا ناک میں پانی چڑھانا صریح لفظوں میں مکروہ قرار دیا ہے، آپ [امام احمد] کا مزید کہنا ہے کہ سینے پر پانی ڈال لے یہ میرے ہاں زیادہ پسندیدہ عمل ہے، یہ ایسے ہی ہو گا کہ روزے دار پانی میں ڈبی لگا دے، چنانچہ اگر وہ شرعاً غسل یا محدث ک حاصل کرنے کے لیے نہیں لگا رہا تو یہ مکروہ ہو گا، جب کہ دیگر دونوں فتحانے کرام کے ہاں مکروہ نہیں ہے، اس لیے مسنون یہ ہے کہ انسان طلوع فجر صادق سے پہلے ہی غسل کر لے۔

چنانچہ اگر کوئی شخص پانی میں غوطہ لگا نے اور پانی حلق تک پہنچ جائے تو اس کا روزہ فاسد نہیں ہو گا، کیونکہ اس کا پانی حلق تک پہنچانے کا ارادہ نہیں تھا۔ "نہم شد

حلق کا کوا، یا حلق کے قریب لٹکا ہو اگوشت حلق کا حصہ نہیں ہے، بلکہ یہ حلق کے سامنے ہے۔

جیسے کہ عربی زبان کی لفظ "المصالح المنيّ" (2/559) میں ہے کہ : عربی زبان میں "اللہاۃ" ایسے گوشت کے لیکھ سے کوئی کہتے ہیں جو منہ کے آخری حصے میں حلق کے سامنے لٹکا ہوا ہوتا ہے، اس کی جمع : "أَنْوَاتٌ" آتی ہے، جیسے کہ عربی کے دیگر الفاظ : "حَسَّةٌ" کی جمع : "حَسَّاتٌ" اور "حَصَّيَاتٌ" کی جمع : "حَصَّاتٌ" اس کے حروف اصلیہ کی بنابر ہے۔"

بعض فقہاء کرام نے ظاہر ہونے والے منہ کی حد بندی بیان کرتے ہوئے یہ کہا ہے کہ منہ کے جس حصے سے [علم تجوید کے مطابق] حرف "خ" اور "ح" ادا ہوتا ہے، ظاہری منہ ہے۔

جگہ باطنی منہ کی حد بندی یہ بیان کی ہے کہ جہاں سے ہمزہ اور "ح" ادا ہوتے ہیں۔

حالانکہ دونوں حصے ہی اہل لفظ کے ہاں حروف طقیہ میں شامل ہیں۔

جیسے کہ "نہایۃ الحاج" (3/165) میں ہے کہ :

"منہ کے ظاہری حصے کی حد حرف "خ" کا مقام ہے، جگہ مصنف [یعنی امام نووی اس میں] حرف "ح" کے مخرج کو بھی شامل کرتے ہیں، اور باطنی منہ کی حد میں ہمزہ اور "ح" کا مخرج شامل ہیں،... نیز فقہاء کرام کے ہاں حلق کا معنی عربی زبان کے ماہرین کے موضوع سے قدرے خاص ہے؛ کیونکہ اہل لفظ کے ہاں "ح" اور "خ" دونوں ہی حروف طقیہ میں شمار ہوتے ہیں، اگرچہ "خ" کا مخرج "ح" کی بہ نسبت ہونٹوں کی طرف زیادہ قریب ہوتا ہے۔ اس کے بعد ناک اور منہ کے اندر وہی حصے سے لے کر گردان میں گلے کے سامنے نظر آنے والی ابھری ہوئی پڑی تک ہے۔" ختم شد

مزید کے لیے آپ دیکھیں : "مجموع" (6/319) وہاں پر انہوں نے غزالی اور رافعی رحمہما اللہ کی مخالفت کرتے ہوئے حرف "ح" کے مخرج کو ظاہری منہ میں شامل قرار دیا ہے۔

چنانچہ حلق کا کو ظاہری منہ میں شمار ہوتا ہے، اور یہ تمام کے تمام حروف طقیہ کے مخرج سے پہلے ہے، لہذا حرف "ح" کے مخرج کو ظاہری منہ میں شمار کیا جائے یا باطنی منہ میں اس سے کوئی فرق نہیں پڑتا۔

دوم :

غرغہ کرنے کی اجازت صرف ضرورت کے وقت ہی دی جاتی ہے، اور اس میں یہ شرط بھی ہے کہ کوئی بھی چیز نہ نگلے، وگرنہ غرغہ کرنے سے چیز حلق اور منہ کے اندر چلی جاتی ہے۔

چنانچہ شیع بن عشیں رحمہما اللہ کہتے ہیں :

"غرغہ مکروہ ہے، صرف ضرورت کی بنا پر کیا جاسکتا ہے؛ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے لقیط بن صبرہ رضی اللہ عنہ کو فرمایا تھا کہ : (وَضُوِّكَتْ هُوَ نَاكَ مِنْ پَانِيَةِ حَرْجٍ) (وَضُوِّكَتْ هُوَ نَاكَ مِنْ پَانِيَةِ حَرْجٍ) مبالغہ کر، الakkہ تم روزے کی حالت میں ہو۔) لہذا اگر بھی غرغہ کرنے کی ضرورت ہو اور روزہ افطار کرنے تک تاخیر ممکن نہ ہو تو پھر غرغہ کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے، لیکن اس چیز کا خاص طور پر لازمی خیال رکھ کے کوئی بھی چیز حلق سے نیچے پیٹ کی طرف نے اترے۔" ختم شد

"مجموع الفتاوی" (19/255)

شیع بن عشیں رحمہما اللہ نے ہی روزے دار کے لیے غرغے کے متعلق ایک اور سوال کے جواب میں مزید یہ بھی کہا ہے کہ :

"اگر کوئی چیز نہ نگلے تو روزہ باطل نہیں ہوگا، تاہم غرغہ کرنے سے گریز ہی کریں، الakkہ اس کی ضرورت بہت زیادہ ہو، چنانچہ اگر غرغہ کرتے ہوئے کوئی چیز پیٹ تک نہیں اترتی تو اس

سے آپ کا روزہ باطل نہیں ہو گا۔ "ختم شد  
"مجموع فتاویٰ شیخ ابن شمین" (19/290)

واللہ اعلم